رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حسنینِ کریمین کی شان و عظمت

20-September-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی

اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مُحَرَّمُ الْحَرام شَرِیْف کا بابرکت مہینا جاری و ساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہلِ بیتِ اَطْہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین اور اِمامِ عالی مقام، امامِ تِشْنہ کام حضرت سَیِّدُنا اِمام حسن مُجتبیٰ اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کی شان وَ عظمت کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں شہزادوں سے بہت مَحبَّت فرماتے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی گئی کہ اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین میں آپ کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حَسن اور حُسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھرا

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اوراپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔(ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ج۵، ص۴۲۸حدیث:۳۷۹۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: مَحبّت کی بہت قِسمیں ہیں: اولاد سے مَحبت اور قِسم کی ہے، اَزْواج (بیویوں) سے اور قِسم کی، دوستوں سے اور قِسم کی۔ اولاد میں حَضراتِ حَسنَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) بہت پیارے ہیں، ازواج (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اجمعین) میں حضرت (سَیِّدَتُنا) عائِشَہ صِدّیقہ، مَحْبُوبَۂ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین (یعنی اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) ہیں، دوست و احباب میں (امیرُالمُؤمنین) حضرت (سَیِّدُنا) ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں۔ مَزید فرماتے ہیں: حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اُنہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پُھول تھے، پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا اِنْتہائی مَحبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پِیار کرنا، انہیں لپٹانا، چِمٹانا سنتِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۴۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حَضرات کی مَحبَّت کو اپنے دل میں مزید پُخْتَہ کرنے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نِیّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنْیَت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا میں سے بڑے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَنِ مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "ابو محمد" ہے۔ اور لقب "تَقی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطُ رَسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "رَیحانَۃُ الرَّسُول" بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنَّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی رات میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عقیقہ کیا، بال جُدا کیے گئے اور حُکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔

(تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ وروضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۶)

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا نام، اِمامُ الْانبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کی خوشخبری سنائی۔ (تو) حُضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ، حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے (امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدھی طرف والے کان میں اَذان اور اُلٹی طرف والے کان میں تکبیر فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت فرمایا: تم نے اس شان و شوکت والے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کیا مَجال کہ بے اِجازت نام رکھنے پر پہل کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرب" نام رکھا جائے، باقی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسن رکھا۔ (سوانح کربلا ص ۹۲ ملخصاً)

وہ حسن مُجتبیٰ سیدُ الاسخیاء

راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو سخیوں کے سردار ہیں، جو اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مبارک پر لاکھوں سلام۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَدَاء، راکبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''حُسین'' اور ''شبیر'' رکھا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ''اَبُوعَبْدُاللّٰہ'' اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کالقب بھی ''سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نَواسہ)'' اور ''رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل'' (رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پھول) ہے، اپنے بڑے بھائی کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ملتقطاًوسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشھید...الخ، ج۴، ص۴۰۲۔۴۰۴)

نام کیسے رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔ یاد رہے! اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب

www.dawateislami.net

میدانِ حَشر قائم ہو گا تو وہ اسی نام سے ربِّ کریم کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابودَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص ۳۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلمی اداکار یا مَعاذَ اللہ غیر مسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بد تَرین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں غیر مسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تَلاش کِیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے۔ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی تعریف کی خواہش کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صَحابہ کِرام و تابعین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین اور اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اجمعین کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے بزرگوں سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی بر کت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینۃ کی

کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پُھول جگہ بہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں مہکا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان و عَظَمت بیان فرمائی ہے جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی مَحَبَّت بڑھے گی۔ آیئے! ان کی شان و عظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث:۱۴۳)

ارشاد فرمایا: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) دُنیا میں میرے دو (2) پُھول ہیں۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، الحدیث: ۳۷۵۳، ج۲، ص۵۴۷)

ارشاد فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حَسَن اور حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) جَنَّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۲۶، ح ۳۷۹۳)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے مَحَبَّت واجب ہے:

حضرت سیِّدنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب (پارہ25سورۃ الشُّورٰی کی) یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہُوئی:

"قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ" (پ۲۵،الشُّورٰی:۲۳) ترجمۂ کَنْزُ الْعِرْفَان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی مُعاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت" تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وہ کون سے قَرابت دار ہیں، جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَۃُ الزَّہْرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) اوران کے دونوں بیٹے (یعنی حضرت سیِّدنا امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما)۔(معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب، ۳/۴۷، حدیث: ۲۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا! اَہْلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان و مال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، "اَہْلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین" ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحَبَّت، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ" یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے "وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ ذَاتِهٖ" اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو "وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ" اور میری اَولاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو "وَاَھْلِیْ

اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ "اور میرے اَہْلِ بیت (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین) اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

اَہْلِ بیتِ اَطْہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہْلِ بیتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ کریم پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پ ۲۲، احزاب، ۳۳)	ترجمۂ کنزالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کر دے۔

اکثر مُفَسِّرِین کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سَیِّدہ فاطمہ زہرا، حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کے حق میں نازِل ہُوئی۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت کی ہے کہ یہ آیت پَنْجتَن پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پَنْجتَن سے مُراد حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حَضرتِ علی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔ (سوانح کربلا، ص ۸۰، ۷۹، ملتقطا)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں اور قرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارَکہ کی تَفْسیر کرتے ہوئے، حضرت سَیِّدُنا اِمام طَبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی

اے آلِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ کریم چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحْش چیزوں کو دُور رکھے اور تمھیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کر دے۔ (طبری، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ۳۳، ج۱۰ص۲۹۶)

صَدرُالافاضِل حضرتِ عَلامہ مولانا سَیِد مُفتی محمد نَعیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کرام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین) کے فَضائل کا چشمہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخْلاقِ دَنِیَّہ واَحْوالِ مَذمُومہ (یعنی بُرے اَخلاق واَحوال) سے اُن کی تَطْہیر فرمائی گئی (یعنی اِنہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَرْوِی ہے کہ اَہْلِ بیت (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین)، نار (یعنی دوزخ کی آگ) پر حَرام ہیں (یعنی جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطہِیر کا فائدہ اور ثَمرہ (یعنی نتیجہ) ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَروَردگار انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین) سے مَحبّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ کریم ان کے صَدْقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام مدنی کام "انفرادی کوشش"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدنی

www.dawateislami.net

مقصد عطا فرمایا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ۔“اپنی اصلاح کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کا معمول بنالیجئے اور اس طرح مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے، سنتوں کا عادی بنانے اور گناہوں سے بچانے کیلئے ان پر انفرادی کوشش شروع کر دیجئے۔ مدنی قافلوں کے علاوہ بھی جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو شفقت و محبت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انفرادی کوشش کی ترغیبیں تو 72 مدنی انعامات نامی رسالے میں بھی موجود ہیں، چنانچہ مدنی انعام نمبر 22 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو اِنفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات کی ترغیب دِلائی؟ مدنی انعام نمبر 52 میں ہے: کیا آپ نے اِس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کا شرف حاصل کر کے ان کا نام، پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟ (کم از کم چار سے مُلاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیجئے پھر اِن سے رابطہ بھی رکھئے)

یاد رہے! ☆ اِنفِرادی کوشش کی برکت سے نمازِ باجماعت پڑھنے والوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ اِنفِرادی کوشش کی برکت سے مدنی دَرس اور نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شریک ہونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ☆ اِنفِرادی کوشش کی برکت سے سُنّتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے اسلامی بھائی تیار کیے جاسکتے ہیں۔ ☆ انفرادی کوشش سے مَسجدوں کو آباد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے مختلف عَلاقوں سے بھر کر آئی

ہوئی مخصوص بسیں واپسی کے انتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں وہاں سے ایک اسلامی بھائی کا گُزر ہوا تو کیا دیکھا کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چرس کے کش لگا رہا ہے۔ انہوں نے جا کر ڈرائیور سے محبّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مُلاقات کی برکات فورًا ظاہر ہوئیں، اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چرس والی سگریٹ بھی بُجھا دی، ان اسلامی بھائی نے مُسکرا کر سُنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ **"قبر کی پہلی رات"** اُس ڈرائیور کو پیش کی۔ اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس نے بہت اچھا اثر لیا، گھبرا کر گُناہوں سے توبہ کی اور" **انفرادی کوشش**" کی برکت سے وہ بس سے نکل کر ان اسلامی بھائی کے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیرِ خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت مشابہ تھے۔

حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم (سر مبارک سے قدم مبارک تک) بالکل ہمشکلِ مصطفیٰ تھیں۔ اور آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے صاحبزادگان (یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کریم کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے اللہ پاک اپنے محبوب(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔(مرآۃ جلد8 ص480)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "مکتبۃ المدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی محبت و اُلفت کا جام پینے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور خدمتِ دین کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش104شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے،اِنہی میں سے ایک "مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے۔1986ء میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز ہوا۔دعوتِ اسلامی کے اس شعبے(Department)سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ پاک کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبۃ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ وی سی ڈیز (VCD s) دُنیا بھر میں پہنچ رہی ہیں، وہیں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کتابیں بھی شائع کرکے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جا رہی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین اور پیارے نواسوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے بے انتہا محبّت

کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت وشفقت سے پیش آتے اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین اور بالخُصوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کا بے حد خیال رکھا کرتے، چُنانچہ

صدّیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحَبَّت:

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین کا بہت خَیال رکھا کرتے اوراَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ”نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔“ (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج۳، ص۲۹)

فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والِہانہ مَحَبَّت:

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمیرُالمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔بعد میں اَمیرُالمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی:"اے اَمِیرُالْمُومنین! میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مَصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، مجھے کیسے ہو سکتی ہے؟) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" تو اَمیرُالْمُومنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے حسین! میری اَولاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے (زیادہ) حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں، اللہ کریم کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم ساداتِ کرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ج۱۴، ص۱۷۵)

شیرِ خدا کی امام حسن سے محبّت:

حضرت سَیِّدنا اَصبَغ بن نُباتہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدنا امام حسن مُجتَبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو اَمیرُالْمُومنین حضرت سَیِّدنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادت کے لئے حاضِر ہُوئے۔ اَمیرُالْمُومنین حضرت سَیِّدنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَیرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اے نواسۂ رسول! اب طَبِیعَت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر اللہ پاک نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: مُجھے سہارہ دے کر بٹھائیے، اَمیرُالْمُومنین حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک دن مجھ سے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے

گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ ترجمۂ کنز العرفان: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

(پ ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۳۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں اَمِیْرُالْمُومنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحَبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبَتوں اورآزمائشوں پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمَتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لٰہذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفْلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اورتَنگدَستی کے سَبَب مَعَاذَ اللہ رَبّ کریم کی ذات پر بے جا اِعْتِراضات کرکے اپنی زبان سے کُفْرِیات بکنے کے بَجائے، اِن آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تَحَمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصِیبَتیں اور بلائیں گُناہوں کے کَفّارے اور دَرَجات میں بَلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ کریم کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بَلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عَطا کیا جائیگا، تو عافِیت والے تَمَنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِی ج ٤ ص ۱۸۰ حدیث ۲٤۱۰ دار الفکر بیروت)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں"** کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی تمنّا و آرزو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔" (مراٰۃ، ج۲ص، ۴۲۴)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحبَّت:

حضرت سیِّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین(3) دن رات سے زیادہ تَعَلُّق توڑے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی پہل کرے گا۔ حضرت سیِّدنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے دَرمِیان کوئی شکر رَنجی ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور باہم قَطع تَعَلُّق کر رکھا ہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قَطع تَعَلُّق ہوجائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرُور پَہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت سیدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیِّدنا امام حسن رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہو گئی۔(ذخائر العقبی، ص ۲۳۸)

ناراض رِشتے داروں سے صلح کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تَعلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَاللہ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ یعنی جو اللہ کریم کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ اچھے سُلوک کا مُظاہرہ کرتے رہئے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کے 10 فائدے ہیں:** ❀اللہ کریم کی رِضا حاصِل ہوتی ہے ❀لوگوں کی خُوشی کا سَبب ہے ❀فِرِشتوں کو خوشی ہوتی ہے ❀مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀شیطان کو اس سے دکھ پہنچتا ہے ❀عُمر بڑھتی ہے ❀رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀فوت ہو جانے والے مسلمان باپ دادا خُوش ہوتے ہیں ❀آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❀وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔(تَنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھروں اور مُعاشَرے(مُ۔عَا۔شَ۔رے) کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے ، ہر ماہ کم اَز کم تین(3) دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے،اور مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق زِندگی گُزاریئے۔ **رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے** کے فَضائل و برکات جاننے کے لیے شَیخِ طریقت،امیر اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت صفحہ نمبر156 تا161"،رسالہ "**ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی** اور اِحترامِ مسلم"کا مُطالَعہ فرمایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کے بارے میں مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے!اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا:"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ"یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔(مسلم،کتاب البر ...الخ،باب المرء مع من احب،ص ۱۰۸۸ ،حدیث:۶۷۱۸)(2) فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لٰہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کررہا ہے۔(ترمذی،کتاب الزھد،۴۵-باب، ۴/۱۶۷،حدیث:۲۳۸۵)

اعلان:

اچھی صحبت کے بارے میں مزید اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لٰہذا ان

مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[4] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 20 ستمبر 2018ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

اچھی صحبت کے بارے میں مدنی پھول

☆ اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث:۴۰۶۳، ص۲۴۷) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں فائدہ مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمام شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ کریم کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۶) ☆ حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تا کہ تم محفوظ و سلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبة ومایتعلق بھا، ص ۳۷۴)☆ دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہبانی اور سنتوں کی حفاظت کا جذبہ لئے ہوئے جانبِ مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا دنیا و آخرت میں سعادت کا سبب ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۃ اخلاص پڑھی؟ (4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5)313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6)مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13)مدرسۃ المدینہ بالغان

پڑھا"یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوۃ التوبہ ادا کی ؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے ؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی ؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی ؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی ؟(22) دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی ؟ (35)صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں ؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ❁اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ❁نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ❁قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک!جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد